© rasailojaraid.com

کرر ہے ہیں۔ادھر کوسوو میں اقوام متحدہ کی تفتیشی ٹیموں کو بے شمار مسلمانوں کی اجتماعی قبریں ملی ہیں۔جو مسلمانوں کی مظلومیت اور سرب افواج کی جارحیت کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔نیٹو کا اصل امتحان اب شروع ہونے والا ہے۔کہ وہ مظلوموں کی کہاں تک دادرسی کرتا ہے۔

کیا دینی مدارس کی تعطیلات کے نظام میں تبدیلی ممکن ہے؟

الحمدللہ دینی مدارس دن رات ایک کر کے ملک وملت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔انہیں مدارس کے طفیل برصغیر کو آزادی نصیب ہوئی اور انہی کی بدولت کمیونزم کے نظام اور سویت یونین کو شکست فاش ہوئی۔اب امریکہ ومغرب ان مدارس کے بڑھتے ہوئے کردار سے لرزاں ہے۔اگر دینی مدارس موجودہ حالات میں اپنے نصاب ونظام میں صرف چند تبدیلیاں لائیں تو اس کے انشاءاللہ خاطر خواہ نتائج برآمد ہونگے۔دینی مدارس کے نصاب کے بارے میں ایک لمبی بحث کی ضرورت ہے لیکن اس وقت ہم طلبہ اور اکثر علماء حضرات کا یہ دیرینہ مطالبہ ارباب وفاق المدارس اور مہتممین حضرات کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ اگر شعبان اور رمضان کے بجائے جون جولائی میں مدارس کی تعطیلات کرائی جائیں تو یہ فیصلہ بہت ہی مفید اور کارآمد ہوگا۔گوکہ اس وقت ہمارے بزرگوں نے حالات کے پیش نظر ایسا فیصلہ کیا تھا مگر اب موجودہ دور میں جہاں اور بھی بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں وہاں موسمی اثرات میں بھی روزبروز اور سال بہ سال ماحولیات کی آلودگی کے باعث حدت میں اضافہ ہورہا ہے۔اور ویسے بھی شعبان اور رمضان میں تمام مدارس میں دورہ تفسیر اور صرف ونحو اور دیگر فنون کے دورے جاری رہتے ہیں۔ہمارا مشاہدہ ہے کہ تعلیمی سال کی نسبت ان دو مہینوں میں زیادہ یکسوئی کے ساتھ پڑھائی کیجاتی ہے پھر اس ناقابل برداشت گرمی میں اساتذہ اور طلبہ دونوں کی حالت زار قابل دید ہوتی ہے۔اور سب سے بڑا مسئلہ ان دو تین ماہ میں بجلی کے ناقابل تصور لاکھوں روپے کے بلوں کا بھی ہوتا ہے۔کاش ہماری یہ معمولی گذارش ارباب اختیار کے ہاں در خور اعتناء سمجھی جائے۔